© rasailojaraid.com

غزل

(جناب شارق ایم اے)

شبِ الم جو تری یاد کے چراغ جلے — ہم اپنے آپ سے تا دیر روئے مل کے گلے
تمام لطف تھا آزادیوں سے وابستہ — اب اس کے بعد نشیمن ہزار بار جلے
قدم قدم پہ ہیں کانٹے قدم قدم پہ شرار — رہِ وفا میں ذرا آدمی سنبھل کے چلے
اب اور جانے غمِ عشق کیا دکھائے گا — کسی نے نام لیا اس کا اور اشک ڈھلے
نشان اس کا زمانہ مٹا نہیں سکتا — قدم قدم پہ جو نقشِ وفا بنا کے چلے
ادھر ہے منزلِ جاناں ادھر ہیں دار و رسن — غمِ حیات بتا اب کوئی کدھر کو چلے

ہمارے شوق کی منزل نہ پوچھ اے شارق
دل اپنا راہ نما ہے جدھر کو لے کے چلے

غزل

(جناب قمر مرادآبادی)

ذراتِ دل بکھر کے نہ پھر عمر بھر ملے — ملنے کو ان کی راہ میں شمس و قمر ملے
یہ وہم تھا کہ ان کو ہماری خبر نہیں — آئے جو ہوش میں تو ہمیں بے خبر ملے
پھر برق ہی گری نہ حجابات ہی اٹھے — میں منتظر رہا کہ جوابِ نظر ملے
مایوس ہو کے بیٹھ نہ کارِ حیات سے — ممکن ہے دل کی خاک میں کوئی شرر ملے
حسن اور عشق ایک ہی مرکز پہ آ گئے — بچھڑے تھے ہم جہاں سے اسی راہ پر ملے
تنہا ہمیں سے طے نہ ہوئیں غم کی منزلیں — وہ بھی قدم قدم پہ شریکِ سفر ملے

رنجوریاں کبھی راس نہ آئیں ہمیں قمر
غم بھی ملے تو عشق میں راحت اثر ملے

© rasailojaraid.com